سوال

(346) بھائی، بہن اور بیوی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمیلہ نامی لڑکی کا نکاح اسلم نامی شخص سے ہوا، نکاح کے بعد اسلم کے والد شوکت علی فوت ہوگئے، جب کہ والدہ پہلے سے فوت شدہ تھیں، شوکت علی کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، جائیداد چونکہ شوکت علی کے نام تھی اور تقسیم سے پہلے اس کے بیٹے اسلم کا انتقال ہوگیا، پس ماندگان میں بیوہ، ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں، شوکت علی کی جائیداد تین مرلہ ہیں، اس سے اسلم کی بیوہ جمیلہ کو کتنا حصہ ملے گا؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم فرائض میں تقسیم در تقسیم کو مناسخہ کہتے ہیں، صورت مسؤلہ بھی اسی قسم سے ہے، اس میں متروکہ جائیداد کو دو مرتبہ تقسیم کیا جائے گا پہلی مرتبہ شوکت علی کی جائیداد تین مرلہ تقسیم ہوں گے پھر اس کے بیٹے محمد اسلم کا حصہ دوبارہ تقسیم ہوگا، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلی تقسیم: شوکت علی کے ورثاء دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں شریعت میں بیٹے کو بیٹی کے مقابلہ میں دوگنا حصہ دیا جاتا ہے، اس لیے جائیداد کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ان میں سے دو، دو حصے بیٹے کو اور ایک، ایک بیٹی کو ملے گا، تین مرلہ سے ایک، ایک مرلہ دونوں بیٹوں کے لیے اور نصف نصف مرلہ ہر دو لڑکیوں کو دیا جائے گا۔

دوسری تقسیم: محمد اسلم کو اپنے باپ کی جائیداد ایک مرلہ ملا ہے، اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء بیوہ جمیلہ، ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں، اسلم چونکہ لاولد تھا اس لیے قرآن کریم کی وضاحت کے مطابق بیوہ جمیلہ کو اس کی جائیداد سے چوتھا اور باقی 4/3 اس کے بہن بھائیوں میں اس طرح تقسیم کیے جائیں کہ بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے۔ اس بنا پر محمد اسلم کا حصہ ایک مرلہ حسب ذیل تفصیل سے تقسیم ہوگا:

بیوہ جمیلہ: 1/4 مرلہ بھائی 3/8 مرلہ بہنیں 3/16 بہن 3/16

بھائی بہنوں کو والد سے بھی حصہ ملا تھا اس لیے ان کا مجموعی حصہ حسب ذیل ہوگا۔

بھائی: 1+3/8=11/8 مرلہ بہن 1/2+3/16=11/16

دوسری بہن: 1/2+3/16=11/16 بیوہ جمیلہ 1/4

آسانی کے لیے شوکت علی مرحوم کے تین مرلوں کو اڑتالیس حصوں میں پھیلا دیا جائے، ان اڑتالیس حصوں سے چار حصے محمد اسلم کی بیوہ جمیلہ کو، بائیس حصے اس کے بھائی اور گیارہ حصے اس کی ایک بہن اور گیارہ حصے ہی دوسری بہن کو دے دیے جائیں۔ مرلوں کی تقسیم کے لیے پٹواری کی خدمات حاصل کرلی جائیں۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:301

محدث فتویٰ